انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جَامِعُ الْفَتَاوٰی

حصہ اوّل ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مُرتّبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ـــــــــــــــ سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ـــــــــــــــ ایک ہزار

ناشر ـــــــــــــــ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ـــــــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ـــــــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ـــــــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

ابن تیمیہ کا یہ حال ہے اور آئمہ دین اور مشائخ محدثین اسکے حق میں ایسا فرماتے ہیں۔ اہل اسلام ایسے بیدین سے احتراز کریں۔ اور اسکی گمراہ کن تعلیم سے بچیں جو علی مرتضیٰ کو خطا کار بتاتا ہے۔ یزید کی تعریف و توصیف اس سے کیا بعید۔ ہندوستان کے بے قید جو دین سے آزاد ہو کر ملحدانِ بیدین کے دام تزویر میں گرفتار ہیں۔ وہ اگر ایسے فاسد العقیدہ شخص کی تقلید کریں تو یہ ان کی لامذہبی کا ایک اور ثبوت ہے۔ لعاذنا اللہ تعالیٰ ایانا و جمیع المسلمین رو قانا و سائر المومنین عن مکائد للبطلین المفسدین المانعین من الدین بحرمۃ خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین واللہ سبحنہ اعلم وعلمہ اتم ؛

کتبہ العبد المعتصم بحبل اللہ المتین محمد نعیم الدین عفرلہ

المُعجِزۃُ العُظمیٰ المحمّدیہ

۱۳　ھ　۴۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ مورخہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ ہجری کو مغرب کے وقت بجانب قبلہ ایک روشن ستارہ نے ٹوٹ کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک محمد صفحہ آسمان پر نمایاں کیا۔ جبلپور سی کے اکثر مقامات کے ہزار ہا باشندوں نے دیکھا۔ کیا اس کرشمۂ قدرت یا آسمانی شہادت کو معجزہ کہا جا سکتا ہے؟ جواب مع عقلی ونقلی دلائل تحریر فرمائیں۔ بینوا وتوجروا ؛

احقر نور اللہ خاں کاتب۔ الہ آبادی عفی عنہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ

الجواب وھو الموفق

ہر امر عجیب وخارق عادت جس کے ظہور کا تعلق نبی کی ذات یا صفات وخصائص وحالات سے ہو۔ اگر وہ تحتِ تحدی ومقترن بدعوائے نبوت ہے۔ تو معجزہ ہے ورنہ آیت۔ لیکن بروجہ تشبیہ وتغلیب آیت پر بھی معجزہ کا اطلاق شائع وذائع ہے۔ پھر یہ تعلق بھی نبی کی حیات ظاہری سے خاص نہیں۔ بلکہ نبی کی وفات کے بعد کے بھی عام اور تا قیامت باقی ہے۔ حتیٰ کہ نبی کے امتی کسی ولی کی کرامت بھی اسی نبی کے معجزات سے ہے۔ غرض کہ نبی کی وفات کے بعد بھی اس سے نسبت رکھنے والے امور خارقۂ عادت وکرشمائے قدرتِ الٰہی آیات ومعجزات کہلائینگے کیونکہ وہ نبی سے متعلق ہیں اور بدلالتِ قرائن اقوال واحوال وخصائص بھی حکماً مقترن بدعوائے نبوت اور تحت تحدی ہیں۔ زبیدی شرح احیاء میں ہے (ایدکا اللہ سبحانہ بالمعجزات الظاھرۃ والایات الباھرۃ) معنی الایۃ العلامۃ علی

صدقه والمعجزة هي الآيات مع التحدي بها۔ اور اللہ سبحانہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید فرمائی ظاہر معجزات اور کھلی ہوئی آیتوں کے ساتھ آیت کے معنی یہ کہ ایسی علامت جو حضور کی صداقت پر دلالت کرے اور معجزہ بھی وہی آیت ہے جو تحدی کے ساتھ ہو۔ اور بھی زبیدی میں ہے والقوم یعدون امثال هذه كشق الصدر وا ظلال الغمامة والتسليم الحجر معجزات على سبيل التشبيه والتغليب۔ اور قوم یعنی آئمہ کرام نے ایسی آیتوں اور نشانیوں کو جو بغیر تحدی کے ہوں جیسے شقِ صدر اور ابر کا حضور پر سایہ کرنا اور پتھر کا سلام کرنا معجزات میں بروجہ تشبیہ و تغلیب شمار کیا ہے۔ فتاوی حدیثیہ میں ہے ان كرامة الولی من بعض المعجزات النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولی کی کرامت نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے :

پھر بعد وفات نبی جب تک نبی کی نبوت باقی اسکے دعوئے نبوت پر تحدی قائم۔ اور نبی کے تحت تحدی اور تحت نبوت جو امر خلاف معمول و خارق عادت صادر ہو وہ اس نبی کا معجزہ ہے۔ کیونکہ معجزہ ایک فعل الٰہی ہے جو منکرین و مشرکین و معاندین کو نبی کی مخالفت اور اسکے مقابلہ معارضہ سے عاجز کر کے اس نبی بر حق کے دعوئے نبوت و رسالت کی تصدیق اور اسکے دینِ متین کی صداقت و حقانیت کی توثیق کرے۔ تو اسکے لئے نبی کی حیات ظاہری کی حاجت نہیں۔ نشر المحاسن میں ہے كل فعل خارق للعادة مستلزم صدق النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فيما ادعاه من الرسالة معجزة له۔ ہر فعل جو خارقِ عادت خلاف معمول ہو۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو رسالت کا دعویٰ کیا۔ اس میں ان کی سچائی کا مستلزم ہو وہ اس نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ احیاء العلوم میں ہے وجه دلالة المعجزة على صدق الرسل ان كل ما يعجز عنه البشر لم يكن الا فعلا لله تعالى۔ نبیوں اور رسولوں کی سچائی پر معجزہ کی دلالت کرنے کی وجہ ہے کہ ہر وہ چیز جسکے مقابلہ سے انسان عاجز ہو وہ اللہ ہی کی طرف سے اور اسی کا فعل ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے فالمعجزة على هذا لا يشترط بها حياة الرسول بل تكون بعد موته ايضا تو اس بناء پر معجزہ کے لئے رسول کا حیات ظاہری کے ساتھ زندہ رہنا شرط نہیں بلکہ معجزہ ان کی وفات کے بعد بھی ہوتا ہے :

جب ظہور معجزہ کے لئے رسول و پیغمبر کی حیات ظاہری شرط نہ رہی تو بعد وفات نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جو کچھ بھی خرق عادات ظاہر ہوں سب معجزہ ہیں کیونکہ وہ مقرون بالتحدی ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی رسالت کی بیّن شہادت دیتے ہیں۔ اور بقرائنِ صریحہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے دینِ متین کی صداقت و حقانیت پر دلالت کرتے ہیں اور منکرین و معاندین اسکے معارضہ سے عاجز اور مقابلہ سے مبہوت ہیں :

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے اکثر معجزات الانبیاء لاسیما نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقعت من غیر ادعاء النبوۃ انبیاء کرام علیہما السلام کے اکثر معجزات خصوصًا ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بغیر ادعائے نبوت کے واقع ہوئے۔ اور بھی فتاویٰ حدیثیہ میں ہے ان کل ما وقع منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد النبوۃ مقرون بالتحدی لان قرائن اقوالہ واحوالہ ناطقۃ بدعواۃ النبوۃ وتحدیہ المخالفین واظہارہ ما یقمعہم ویجبہم جو معجزات حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے بعد نبوت ظاہر و واقع ہوئے وہ مقرون بالتحدی ہیں۔ کیونکہ حضور کے دعوائے نبوت اور حضور کے مخالفین پر تحدی۔ اور حضور کا وہ باتیں ظاہر فرمانا جو منکرین ومخالفین کو توڑ دیں اور عاجز کر دیں۔ ان تمام امور پر حضور کے اقوال اور احوال کے قرآن ناطق ہیں۔ شرح الشفا للملا علی قاری میں ہے معجزۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتبید (ای لا انفنی ابدا ولا تنقطع ر(آیاتہ) علاماتہ الدالۃ علیٰ صدقۃ تجد دیوما فیوما ولا تضمحل) ای ولا تزول اصلا۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا معجزہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور کبھی منقطع نہ ہوگا۔ اور حضور کی آیتیں۔ یعنی حضور کی سچائی اور صداقت وحقانیت پر دلالت کرنے والی علامتیں دن پر دن نئی ظاہر ہوں گی۔ اور کبھی کمزور نہ ہونگی یعنی ہرگز زائل نہ ہوں گی۔ حدیقہ ندیہ میں ہے انہ مبعوث الی الثقلین وخاتم الانبیاء والرسل ومعجزاتہ ظاہرۃ باقیۃ علی الزمان وشہادتہ قائمۃ فی القیامۃ علیٰ کافۃ البشر بیشک حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم دونوں جہان کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اور آپ خاتم ہیں تمام نبیوں اور رسولوں کے اور آپ کے کھلے ظاہر معجزات زمانہ کے قائم رہنے تک باقی ہیں۔ اور صدقِ نبوت کی شہادت قیامت تک تمام لوگوں پر قائم ہے۔ افضل القریٰ میں ہے ان ھٰذہ الشریعۃ کانت باقیۃ علیٰ صفحات الدھر الیٰ یوم القیٰمۃ خصۃ بالمعجزات العقلیۃ الباقیۃ لیرھا ذوالبصائر بیشک یہ شریعت دنیا کے پردہ پر قیامت تک رہنے والی ہے یہ شریعت خاص کی گئی ہے معجزات عقلیہ کے ساتھ جو باقی رہیں گے تاکہ انہیں عقل کی آنکھ والے دیکھیں۔ جامع الکرامات میں ہے فکان بذلک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانہ موجود بین امتہ لیشاھدون معجزاتہ بعد مماتہ کما کانوا یشاھدونہا فی حیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیزداد الذین اٰمنوا ایمانًا؛ ان معجزات کے سبب گویا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنی امت کے درمیان خود موجود ہیں کہ لوگ ان کے معجزات کا مشاہدہ آپ کی وفات کے بعد کر رہے ہیں جیسا کہ آپ کی حیات ظاہری میں مشاہدہ کرتے تھے تاکہ ایمان والوں کے ایمان زیادہ ہوں۔

واقعہ مذکورۂ سوال کہ ستارہ کا بصورتِ شہاب ثاقب نازل ہونا مطلع ہلال پر قرار پکڑنا پھر اسکا تغیرات کے بعد علم پاک محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہو جانا حسب تصریحات بالایقینًا وہ سرکار رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا بین معجزہ ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ نہ وہ کسی انسان کا کام تھا نہ وہ کسی مجہول الحال کا نام تھا۔ نہ کوئی مہمل و بے معنی کلمہ تھا۔ بلکہ ایک فعل الٰہی اور کرشمۂ قدرت کبریائی تھا جس نے اپنے پیارے محبوب حقیقی۔ مطلوب تحقیقی۔ مختار مطلق۔ برگزیدہ نبی برحق پیغمبر اعظم رسول مکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے عَلَم محترم اسم پاک ومعظم کو چمکا کر روشن فرما کر بھٹکتوں گم کردہ راہوں کو متنبہ کر دیا۔ اور سوتوں غفلت آشناؤں کو بیدار فرمایا کہ یہی سرکار ابد قرار ہیں جنکا دین متین قیامت تک قائم و باقی اور جن کی نبوت کریمہ و رسالت عظیمہ دائم ولا زوال ہے۔ یہ ظہور اسم مبارک زبان حال سے کفار پر تحدی فرما رہا ہے کہ ہے کوئی دین۔ کوئی مذہب کوئی ملت۔ کوئی فرقہ جو اسلام کی ایسی کھلی صاف روشن مبارک مثال پیش کر سکے۔ لا واللہ ہرگز نہیں۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۔ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۞ (تو اے مخالفین اسلام!) اگر تم ایسی ظاہر مثال پیش نہ کر سکو۔ اور یقیناً تم ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو ڈرو اس آگ سے جس کے ایندھن آدمی ہیں اور وہ پتھر جنہیں یہ آدمی بت بنا کر پوجتے ہیں۔ اور وہ مقرر کی گئی ہے صرف کافروں کے لئے ۔

اللہ تعالٰی نے اسم اعظم عَلَم معظم کو مرتفع فرما کر اپنے بندوں حضور اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتیوں کو بشارت عظیمہ دے رہا ہے کہ جس پیارے نبی کی پیروی۔ جس برگزیدہ پیغمبر کی اطاعت۔ جس رسول کی تعظیم کے اتباع میں تمہیں مراتب سعادت عطا ہوں۔ تمہیں عتاب الٰہی۔ فتنۂ قبر اور عذاب آخرت سے نجات ملے۔ اسکا نام پاک عَلَم مبارک ہم نے مشعل ہدایت بنا کر مطلع بلند پر چمکا دیا اور حسب وعدۂ قرآنی وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا) اسم پاک کو رفعت و بلندی کے ساتھ تم پر سایہ افگن فرما دیا۔ جو اپنی سعادت افروز تجلی۔ اور مسرت افزا روشنی میں عامۂ امت اجابت و دعوت کو طریق خیر و سعادت اور صراط رشد و ہدایت کی طرف پکار پکار کر بتلا رہا ہے اد: ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبیل فتفرق بکم سبیلہ: یقیناً یہی میری سیدھی راہ ہے۔ تو اس پر چلو۔ اور دوسری راہیں نہ اختیار کرو کہ سیدھی راہ سے بھٹکا دیں ۔

بلا شبہ یہ ظہور اسم پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ حضور اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے بقاء و قیام و دوام کی بین شہادت اور دین مصدق و برحق اسلام کی برہان ساطع اور اس کی صداقت وحقانیت پر دلیل قاطع ہے جسکے ظہور سے کفار و مشرکین و مخالفین اسلام مبہوت اور اسکے مقابلہ و معارضہ سے عاجز و قاصر ہیں۔ یہی معجزہ کی تعریف ہے۔ اور بتمامہا اس پر صادق۔ شرح مقاصد میں ہے المعجزۃ ھی فعل من اللہ تعالٰی یقصد بمثلہ التصدیق۔ معجزہ اللہ تعالٰی کا فعل ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق مقصود ہے۔

اب کون ہے جو اسکے اعجاز محمدی ہونے میں شک لائے اور معجزہ ہونے میں کلام کرے ۔